Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۲۷ صفر ۱۴۰۱ھ ۵ صلح ۱۳۶۰ھ ۵ جنوری ۱۹۸۱ء | نمبر ۴

میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری دعا کو سنے گا۔

اور آئندہ دس سال میں جماعت کو ایک سو جینئیس ذہن عطا کر دیگا

کسی کو اعلیٰ ذہن عطا کرنا اللہ کا کام ہے اور اسے اعلیٰ ذہن عطا کرنے سے کوئی روک نہیں سکتا

میں تو اس مقصد کے لئے دعا کر ہی رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی اس کے لئے دعا کریں۔

جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطاب

(قسط اوّل)

ربوہ ۲۷ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری دعا کو سنے گا۔ اور آئندہ دس سال میں سو جینئیس افراد اللہ کے فضل سے ہماری جماعت میں پیدا ہو جائیں گے انشاء اللہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ۸۸ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز نماز ظہر و عصر پڑھانے کے بعد احباب جماعت سے خطاب فرما رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطاب کا آغاز تعلیمی منصوبہ کے بارے میں تفاصیل بتاتے ہوئے کیا۔ حضور نے خطاب سے قبل تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والوں میں انعامی تمغہ جات تقسیم فرمائے اس کے بعد فرمایا کہ اس وقت تعلیمی میدان میں آگے نکلنے والوں میں سے بعض کو تمغات بطور انعام دیئے گئے ہیں۔ یہ تمغات اس بڑے اور اہم تعلیمی منصوبے کی ایک ابتدا ہے۔ جو کہ اس سال میں نے شروع کیا ہے۔ حضور نے بتایا کہ سال رواں میں تمغے حاصل کرنے والوں کی کل تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۴ بنتی ہے۔ یعنی ۱۴ احمدی طلباء و طالبات ایسے ہیں جنہوں نے بورڈ یا یونیورسٹی میں اوّل دوم یا سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس کی تفصیل بتاتے ہوئے حضور نے بتایا کہ ان میں سے آٹھ وہ ہیں جنہوں نے اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ (الحمد للہ) چار وہ ہیں جنہوں نے دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور دو ایسے ہیں جنہوں نے سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ تمغے دینا اس بڑے تعلیمی منصوبے کا ایک چھوٹا سا مگر ضروری حصہ ہے۔ منصوبے کا بڑا اور اہم حصہ وہ دعا ہے۔ جو میں نے کی ہے اور جو میں کرتا ہوں۔ اور جس میں آپکو بھی شریک ہونا چاہیئے۔ حضور نے اس بارے میں وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں نے اس منصوبے کا اعلان کیا تھا اس وقت میں نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ آئندہ دس سال میں ہمیں سو جینئیس ذہن عطا کرے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے لئے میں بھی دعا کرتا ہوں۔ اور میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ بھی دعا کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے جینئیس ذہن کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ فرسٹ آنا یا دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنا اچھی چیز ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر پوزیشنیں حاصل کرنے والا جینئیس بھی ہو۔ ابھی میں نے بعض طلباء کو انعامی تمغات دیئے ہیں۔ ان میں سے بعض جینئیس ہوں گے بعض نہیں ہونگے۔

حضور نے فرمایا کہ میں نے پہلے بھی بطور مثال بتایا تھا کہ قریباً چار سال

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۳ صلح / جنوری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ

صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب اور پیارے امام کو اپنی رحمت اور فضل سے صحت و عافیت اور خیریت سے رکھے۔ آپ کی شبانہ روز کاوشوں کے معجزانہ نتائج پیدا کرے۔ اور آپ کے جملہ مقاصد دینیہ میں آپ کو کامیابی و کامرانی عطا کرتا چلا جائے آمین

۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ قادر مطلق حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کو ہمارے درمیان تا دیر قائم رکھے۔ اور آپ پر اپنی برکات نازل کرتا رہے۔ آمین

قبل ایک احمدی لڑکے نے ایم۔ ایس سی فزکس میں اتنے نمبر حاصل کر لئے کہ اس کا نتیجہ اس خیال سے کچھ عرصہ کے لئے روک لیا گیا کہ اگر اتنے زیادہ نمبر دے دیئے گئے۔ تو آئندہ اس کا ریکارڈ کون توڑیگا۔ اس لڑکے کے نمبر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے قائم کردہ ریکارڈ سے زیادہ تھے۔ حضور نے فرمایا کہ اس احمدی لڑکے نے جو نیا ریکارڈ قائم کیا تھا گزشتہ سال ہماری ایک بچی نے پنجاب یونیورسٹی میں ایم ایس سی فزکس میں وہ ریکارڈ توڑ دیا الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ حضور نے ان ذہین ترین احمدی بچوں کے بارے میں بتایا کہ جو پہلا بچہ ہے جس نے ریکارڈ توڑا تھا اس نے پی۔ ایچ ڈی کا کورس ابھی ختم نہیں کیا۔ کہ اسے آکسفورڈ اور کیمبرج جیسی مشہور ترین یونیورسٹیاں لیکچر دینے کے لئے بلایا کرتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ اللہ کا کام ہے کہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

خصوصی دعائیں حاصل کرنیکا طریق

ہر طالب علم اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر فرمایا۔

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کرونگا۔ دفتر کی طرف سے انکو جواب بھی دیا جائے گا۔"

(۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

پبلشر، مسعود احمد ؛ پرنٹر، سید عبدالحی ؛ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت ۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ صفر ۱۴۰۱ھ

۵ صلح ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر ایک مہتم بالشان خدائی نشان کا ظہور

ہمارا مقدس و بابرکت جلسۂ سالانہ ہر سال بہت سے خدائی نشانوں کو منصۂ شہود پر لانے کا موجب بنتا ہے۔ امسال بھی ہمارے ۸۸ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بہت سے خدائی نشان ظاہر ہو کر ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب بنے۔ فی الوقت ان نشانوں میں سے ایک خاص نشان کا ذکر کرنا ہمارے مدنظر ہے۔

قبل اس کے کہ ہم اس خاص نشان کا ذکر کریں یہ بتانا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آج سے ۹۴ سال قبل حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:۔

"وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

یہ نشان اس وقت سے ہی مختلف رنگوں میں مسلسل پورا ہوتا چلا آرہا ہے۔ حتیٰ کہ وہ وقت بھی آیا کہ جب گیمبیا کے گورنر جنرل ہز ایکسی لینسی الحاج قمار احمد سنگھاٹے مرحوم نے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کمال محبت و عقیدت کی راہ سے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے مستعمل کپڑے کا ایک ٹکڑا عطا کئے جانے کی درخواست کی تاکہ وہ اس سے برکت حاصل کریں اور یہ امر ان کے ملک کے لئے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب ہو۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے انہیں حضور اقدس کے مستعمل کپڑے کا ایک ٹکڑا عطا فرمایا اور انہوں نے اس سے برکت حاصل کی اور اس طرح ایک نہایت درخشندہ و تابندہ نشان ظاہر ہوا۔

شروع ہی سے اللہ تعالیٰ بعض سربراہانِ مملکت اور مختلف قوموں کے منتخب امراء کے دلوں میں حضور اقدس اور آپ کے جانشینوں کی محبت و عقیدت ڈالتا اور ان کی زبانوں سے محبت و عقیدت کا اظہار کرواتا چلا آرہا ہے۔ ایسا ہی ایک درخشندہ و تابندہ نشان ہمارے ۸۸ ویں جلسہ سالانہ پر بھی ظاہر ہوا اور اس شان سے ظاہر ہوا کہ پونے دو لاکھ انسانوں نے اسکا بچشم خود مشاہدہ کیا اور یہ مشاہدہ ان کے ایمانوں کو ایک نئی پختگی سے ہمکنار کرنے کا موجب بنا اور وہ اس نشان کے ظہور پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لائے۔

اس نشان کا تعلق پندرھویں صدی ہجری کے پہلے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے جمہوریہ سیرالیون کے وزیر مملکت اور سیرالیون مسلم کانگریس کے پریذیڈنٹ آنریبل الحاج محمد سنوسی مصطفیٰ سی۔بی۔ای، ایم۔پی کی ربوہ میں تشریف آوری سے ہے۔ آپ نے نہ صرف جلسہ کے مختلف اجلاسوں میں شرکت فرمائی بلکہ خود جلسہ سے انگریزی میں خطاب فرما کر جماعتِ احمدیہ کو اسکی رفیع الشان دینی، طبی اور تعلیمی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا۔ ہر چند کہ آپ احمدی نہیں ہیں لیکن جماعت احمدیہ کے انقلاب انگیز رفیع الشان کارناموں کی آپ کے دل میں بے حد قدر ہے اور آپ اس کے دل سے مداح ہیں۔ احمدی نہ ہونے کے باوجود آپ کا محبت و عقیدت کی راہ سے جلسہ میں شرکت کے لئے ہزارہا میل دور سے تشریف لانا ایک مہتم بالشان نشان کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ آپ کی دلی محبت و عقیدت ہی تھی جو آپ کو مصروفیات سے دستکش کرا کے یہاں کھینچ لائی بلکہ آپ نے جلسہ میں از خود نہایت برجستہ تقریر بھی ارشاد فرمائی۔

جب موصوف تقریر کے لئے اسٹیج پر تشریف لائے اور مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے آپ کا تعارف کرایا تو سامعین نے بے اختیار نعرہ ہائے تکبیر بلند کر کے آپ کا استقبال کیا۔ وہ کیوں نہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی کبریائی کے نعرے بلند کرتے جبکہ وہ محبت و عقیدت کی راہ سے اپنے معزز مہمان کی ہزارہا میل سے تشریف آوری میں اللہ تعالیٰ کے ظاہر کردہ ایک مہتم بالشان کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے تھے۔ پھر موصوف نے اس تاریخی موقع پر جو تقریر ارشاد فرمائی وہ بجائے خود اس نشان کی اہمیت اور شان کو اجاگر کرنے والی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران اپنے آنے کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ایک قدیمی زبان کے شاعر کے شعر کا ترجمہ ہے:۔

ہم خواہ کسی نسل یا علاقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ ہیں آپس میں بھائی بھائی۔

یہی وہ جذبہ اور میلانِ طبع ہے جس کے زیر اثر میں حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ اور اس سالانہ جلسہ کے منتظمین کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے افریقہ کے مغربی ساحل پر واقع چھوٹی سی مملکت یعنی جمہوریۂ سیرالیون سے طویل سفر طے کر کے یہاں پہنچا ہوں اور مقصد یہاں آنے کا یہ ہے کہ میں اس عظیم مذہبی اجتماع میں آپ کے ساتھ شرکت کروں اور یہ کہ جماعت احمدیہ نے قریباً ساٹھ سال قبل میرے ملک میں اپنے آغاز کے بعد سے اب تک ملک کی دینی، تعلیمی اور طبی ترقی میں جو کردار ادا کیا ہے میں اس سے متعلق اپنی معلومات اور تجربہ سے آپ کو آگاہ کروں۔"

اس کے بعد آپ نے جماعت کے ابتدائی مبلغین حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر، حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب حکیم اور حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی کی انتھک مساعی کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"نہ صرف اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں بلکہ اپنے تمام ہم وطنوں کی طرف سے مجھ پر جو فرض عائد ہوتا ہے میں اس کی ادائیگی میں کوتاہی کا مرتکب ہونگا اگر میں احمدی مبلغین اور ان کے ساتھ کام کرنے والے سیرالیون اور دوسری قوموں کے کارکنوں کی فرض شناسی، انتھک محنت، لگن اور قربانی و ایثار کو اس بین الاقوامی سٹیج سے اعلانیہ طور پر خراج عقیدت پیش نہ کروں۔ ان مبلغین اور کارکنوں نے اپنی سرگرم مساعی کے ۴۵ سالہ عرصہ میں میرے ملک کی بہت خدمت انجام دی ہے اور ہنوز انجام دے رہے ہیں۔"

پھر جماعتِ احمدیہ کی گرانقدر خدمات کی کسی قدر تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا:۔

"یہ کہنا کافی ہوگا کہ چالیس سال کے عرصہ میں ۸۰ احمدیہ مساجد کی تعمیر، پچاس پرائمری سکولوں نیز ملک کے مختلف حصوں میں چودہ سیکنڈری سکولوں، ہسپتالوں اور سلیقہ سنٹروں کا قیام خدمت کا ایک ایسا شاندار ریکارڈ ہے کہ سیرالیون میں احمدیت کی ثمر آور افادیت اور اثر انگیز حیثیت پر زور دینے یا اسے سجا سجا کر بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ چالیس لاکھ کی آبادی کے ملک کے طول و عرض میں ۴۵ سال سے بھی کم عرصہ کے اندر اندر ایک سو پچاس احمدی مبلغین کی خدمات کا شاندار ریکارڈ خود اپنی افادیت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے اور ایسے بیّن ثبوت کی موجودگی میں تعریفی کلمات کی بھرمار محض لاحاصل ہے۔"

اسی پر بس نہیں آنریبل الحاج محمد سنوسی مصطفیٰ صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں سیرالیون کے صدر مملکت، وہاں کی حکومت اور عوام کی طرف سے جلسۂ سالانہ کے اجتماع کو مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا:۔

"میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! میں سیرالیون کے صدر مملکت ڈاکٹر سیاکا پی سٹیونز نیز حکومت اور عوام کی طرف سے دلی مبارکباد پہنچاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل اور سکینت سے نوازے اور زیر غور امور میں ہماری رہنمائی فرمائے۔ آمین۔"

محترم الحاج محمد سنوسی مصطفیٰ صاحب کے اس اعترافِ حقیقت اور پرجوش اظہارِ محبت و عقیدت پر سامعین فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے اور جونہی آپ نے تقریر ختم کی فضا ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال اور احساناتِ بے پایاں کا تقاضا ہی یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس درخشندہ نشان کے ظہور پر اس کی عظمت و کبریائی کا بار بار اور بتکرار اظہار کیا جاتا۔ سو پرشوق سامعین نے پرجوش نعرے بلند کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور فضا دیر تک ان نعروں سے گونجتی رہی۔

احباب جماعت سے گذارش

کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص اور اموال میں برکت دے۔

(ناظر بیت المال۔ آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت باری خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہے

(تقریر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء)

(۲)

حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نصرت الٰہی کی تجلیات

ہجرت :- اللہ تعالیٰ کی ذات کا ثبوت اُس نصرت الٰہی سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی طاقت رکھنے والے گروہوں کے مقابل پر کامیاب مظفر اور منصور کیا۔ یہ آپ کی زندگی کے اہم ترین واقعات میں سے ہیں۔ جسے خود خدا نے اپنی نصرت کے ثبوت میں بیان فرمایا ہے۔

خدا فرماتا ہے۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔

یعنی اے لوگو! تم ہمارے نبی کے یار و مددگار نہ ہو گے تو کیا ہو گا خدا اس کا مددگار ہے دیکھو خدا نے اس وقت مدد کی جب کافروں نے اسے اپنے وطن سے نکال دیا

چنانچہ تاریخ بتاتی ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ خیر الرسل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ معظمہ میں دشمنوں نے قتل کرنے کیلئے چاروں طرف سے آپؐ کے گھر کو گھیر لیا تھا اور آپ نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیا تھا۔ پھر دیکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے کیسا بچا لیا۔ آپؐ دشمنوں کے بیچ میں سے گذر گئے اور ان کے سر پر خاک ڈال گئے مگر ان کو نظر نہ آسکے۔ کیا آپؐ کی حفاظت کیلئے یہ اعجازی نصرت خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت نہیں کہ وہ موجود ہے۔ پھر مخالف لوگ سراغ رسانوں کی مدد سے اس غار ثور تک پہنچ گئے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پناہ گزین تھے مگر اس جگہ بھی خدا تعالیٰ نے دشمنوں کو اندھا کر دیا اور وہ دیکھ نہ سکے۔ حالانکہ وہ غار کے منہ پر اتنے قریب تھے کہ حضرت ابوبکرؓ نے ان کے وجود سے خطرہ محسوس کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ دشمن سر پر آ پہنچا ہے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔

اگر یہ ہمارے سر پر بھی کھڑے ہیں
تو کیا ہوا خدا ہمارے ساتھ ہے
بھلا یہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں

اسی سفر میں ایک شخص سراقہ نے یہ خبر پا کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑنے والے کو سو اونٹ انعام ملے گا۔ تو وہ گھوڑے پر سوار ہو کر مدینہ کی راہ میں آپؐ کو پکڑنے کے لیے نکلا۔ مگر وہ اور اس کا گھوڑا ایسے طور پر زمین پر گرے کہ وہ سمجھ گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ہیں۔ اور خدا ان کے ساتھ ہے۔ اس نے آپؐ سے امان چاہی تو آپؐ نے فرمایا۔

سراقہ تیرا کیا حال ہو گا جب
کسریٰ کے کنگن تیرے ہاتھوں
میں ہونگے۔

اس نے پسینے میں شرابور اور مٹی میں لتھڑے ہوئے اپنے ہاتھ آگے بڑھائے اور پوچھا

" ان ہاتھوں میں "

آپؐ نے فرمایا " ہاں "

اس کے معنی یہ تھے کہ سراقہ اس وقت تک زندہ رہے گا جب کسریٰ کی سلطنت مسلمانوں کے ہاتھ آئے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایران فتح ہوا اور وہ سونے کے کڑے سراقہ کو پہنائے گئے

اس نشان آسمانی کو دیکھ کر بے اختیار صحابہؓ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا

غرض ہجرت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سراسر بے سامانی تھی۔ خدا تعالیٰ نے وہ نمونہ اپنی تائید و نصرت کا دکھلایا کہ جس نے روئے زمین پر اسلام کی بنیاد جما دی۔ پھر ہمارے سید و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک مکہ میں کفار کے جور و جفا پر صبر کیا۔ دکھ اٹھائے دم نہ مارا۔ اصحاب اور عزیز قتل کیئے گئے ایک ذرہ مقابلہ نہ کیا آخر خدا نے اپنے پیارے نبی کو ان بھیڑیوں کے ہاتھ سے سلامت مدینہ پہنچا دیا۔

غزوۂ بدر اور تائید الٰہی

خدا تعالیٰ کی نصرت کے عظیم جلوے میدان بدر میں بھی اس وقت ظاہر ہوئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ چلے آئے تو قریش مکہ نے ایک لشکر جرار مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کیلئے بھیج دیا۔ حالانکہ مسلمانوں کا کوئی قصور نہ تھا سوائے اس کے کہ وہ خدائے واحد کی پرستش کرنے والے تھے۔ اور انہیں سراسر ظلم کی راہ سے وطن سے بے وطن کیا گیا۔ کفار مکہ کے حملہ کی مدافعت کیلئے خدا نے اپنے رسول کو اجازت دی۔ جنگی نقطۂ نگاہ سے تو مسلمانوں کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ جنگ جیت سکیں۔ لیکن خدا نے اپنے رسولؐ سے اعلان کرایا

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ۔

خدا ان کی پشت پر کھڑا ہے وہ
ان کا مددگار ہے اور اس کی مدد
ان کو کامیاب و کامگار کر دے گی

چنانچہ خدا نے اپنی مدد نازل کی جب کہ وہ فرماتا ہے۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

یعنی تمہاری ناتواں حالت میں خدا نے بدر کے دن تمہاری مدد کی

آیئے دیکھیں کہ بدر کی جنگ میں خدا نے اپنے رسول اور مومنوں کی مدد کس طرح کی؟

۱۔ پہلی بات اس جنگ میں ہم کو یہ نظر آتی ہے کہ جنگ جیتنے کیلئے جتنے اسباب ممکنہ ہوتے ہیں مسلمان ان سے محروم تھے۔ مثلاً پہلی بات جنگ میں لڑنے والوں کی تعداد اثر انداز ہوتی ہے جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ کل چھوٹے بڑے ملا کر تھی جبکہ ان کے مقابل کافروں کی تعداد ایک ہزار تھی جن کیلئے روزانہ دس اونٹ ذبح ہوتے تھے اور یہ سب فنون جنگ کے ماہر تھے جبکہ مسلمانوں میں ۷۶ مہاجر اور باقی انصار تھے جن کو مکہ کے لوگ کسان سمجھتے تھے۔

دوسری بات اس جنگ میں یہ نظر آتی ہے کہ سامان جنگ پر جنگ جیتنے کا بڑا انحصار ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے مسلمانوں کے پاس کفار کے مقابلہ میں سامان جنگ نہ ہونے کے برابر تھا بہتوں کے پاس زرہ کمان تھی نہ تلوار۔ زرہ بکتر والے صرف چھ فرد تھے۔ جبکہ جنگی ساز و سامان سے کافر لیس تھے اس زمانے کی سواری گھوڑے اور اونٹ تھے۔ اس لحاظ سے مسلمانوں کی حالت نہایت زار تھی کل ستر اونٹ اور دو گھوڑے تھے۔

باقی یہ درست ہے کہ صحابہؓ کے دل حلاوت ایمان سے لبریز تھے اور خدا پر توکل اور یقین کی بنا پر وہ ایک بہت بڑی جمعیت کے مقابلہ کیلئے نکل کھڑے ہوئے تھے۔ جو انہیں صفحۂ ہستی سے مٹانے آگئے آئے تھے۔ بدر کی جنگ کے حالات پر نظر ڈال کر دیکھنے والا بظاہر حالات اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ بدر کی جنگ میں صحابہ کرامؓ موت کے منہ میں جا رہے تھے۔ کفار کے لشکر کا ہر سپاہی آہن پوش تھا۔ بہترین تلواروں اور بہترین تیر کمانوں کے وہ مالک تھے اور پھر ان کے استعمال کے مشاق۔

صحابہؓ کی نظر ہرگز ہرگز ظاہری ساز و سامان پر نہ تھی اور نہ ہی اپنی قوت بازو پر بھروسہ رکھتے تھے ان کی نگاہیں تو آسمان کے دریچوں کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ جہاں سے خدا کی نصرت نے نازل ہونا تھا خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرما رہے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنْ اَهْلَكْتَ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ فَلَنْ تُعْبَدَ اَبَدًا

یعنی کہ اے اللہ تعالیٰ اگر یہ توحید پرست ہلاک ہو گئے تو تیری پرستش کرنیوالا کوئی نہ رہے گا۔

تیسری بات اس جنگ میں یہ نظر آتی ہے کہ جنگی نقطۂ نگاہ سے میدان جنگ میں کفار نے بہترین جگہ پر قبضہ کر لیا جو پختہ زمین تھی جہاں نقل و حرکت میں انہیں سہولت حاصل تھی۔ اس کے بالمقابل مسلمان جس طرف تھے وہ ریتلا علاقہ تھا جس کے باعث نقل و حرکت میں دقت پیش آتی تھی۔

یہ تینوں وجوہ ایسی تھیں کہ مسلمانوں کی کامیابی کے ظاہری اسباب میں ایک بھی ایسا نہ تھا کہ جو مسلمانوں کی فتح کا پیش خیمہ بن سکے لیکن ان مخالف و ناموافق اور کمزور حالات میں خدا نے اپنے رسولؐ اور مومن بندوں کی ایسی شاندار طریق سے نصرت فرمائی کہ خدا کا بے نقاب چہرہ نظر آنے لگا۔

عین لڑائی کے دن خدا نے بارش برسا دی جس نے مسلمانوں کے قدم جما دیئے اور دشمن کے قدم پھسلنے لگے۔ اگر بارش کی شکل میں خدا کی یہ نصرت نہ آتی تو بدر کا میدان صحابہؓ کیلئے زنجیر پا بن جاتا اور یہ خبر کس کو تھی کہ وہ اپنے کمزور بندوں کیلئے یہ رحمت کا سامان کرے گا۔

پھر اسی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی طرف کنکریاں پھینکیں یہ کنکریاں پھینکنا کوئی جنگی تدبیر نہ تھی اور نہ کوئی ایسا امر تھا کہ کفار نہ کر سکتے تھے۔ لیکن ان کنکریوں کا تیروں سے زیادہ مہلک بن جانا خدا کی نصرت کا ایک عظیم کرشمہ تھا جس نے آندھی و طوفان بن کر دشمن کو مار بھگایا۔

خود خدا فرماتا ہے۔

مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

جب تو نے کنکریاں پھینکیں وہ
تو نے نہیں بلکہ خدا نے پھینکیں

پس اس جنگ نے سب سے بڑا سبق مسلمانوں کو یہ دیا کہ اُن کو خدا سے ملا دیا جس نے اُن کے دل پاک اور ایمان میں پختہ کر دیئے وہ یہ تھا کہ ان کی نگاہیں اسباب سے اُٹھ گئیں اور ایک قادرِ مطلق نصیر خدا سے پیوست ہو گئیں اور یوں خدا نے ثابت کر دیا کہ وہ اپنے نبیوں اور مومن بندوں کیلئے اسباب کو کم کر کے یا معدوم کر کے اور کامیابی کے منفی حالات کے ہوتے ہوئے ان کی انابت اور تضرع اور جاں نثاری کے نتیجہ میں اپنی غیر معمولی نصرت بھیج کر اپنا چہرہ دکھاتا ہے پس یوم بدر جسے یوم فرقان کہا گیا ہے نوعِ انسانی کیلئے یہ حقیقت آشکار کرتا ہے کہ وہ اپنے نیک بندوں کی نصرت کے سامان مہیا فرما کر اپنی ہستی کا پتہ دیتا ہے کہ وہ موجود ہے۔

خدا نے جنگ بدر میں ائمۃ الکفر کی جڑیں کاٹ کر اور صحابہ کرامؓ کو اپنی معرفت کا جام پلا کر ایسا یقین اپنی ذات پر عطا فرمایا کہ وہ گناہ سے بہت دور ہو گئے۔ اور خدا نے ان کے حق میں فرمایا۔

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ لَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

کہ ان سے رضاءِ الٰہی کے خلاف کوئی فعل ہو ہی نہیں سکے گا۔

یہ مقام و مرتبہ ان کو نصرت الٰہی نے ہی عطا فرمایا۔

جنگِ احزاب میں تائیداتِ الٰہیہ

ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی میں اس قسم کے بہت سے واقعات ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فرشتگانِ الٰہی ہمیشہ ہی آپ کی تائید اور مدد میں لگے رہتے تھے جیسے بدر کے موقعہ پر ملائکہ نے کفار کے دلوں میں رُعب ڈالا۔ آپ کے کنکریاں پھینکنے کی وجہ سے آندھی زور سے چلی اسی طرح ہمیں جنگ احزاب میں الٰہی نصرتوں کے بے شمار نشان نظر آتے ہیں جو مختلف پیرایوں میں ظاہر ہوئے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ یہ معرکہ حق و باطل ایسا تھا کہ مسلمان مدینہ کے اندر گھر گئے تھے اور ان کی فوج کی سپاہ کی تعداد بمشکل بارہ سو تھی جبکہ کفار کے لشکر کی تعداد پندرہ ہزار (۱۵،۰۰۰) سے چوبیس ہزار (۲۴،۰۰۰) تک تاریخ میں مذکور ہے۔

اس جنگ میں مدینہ کی حفاظت کیلئے لگاتار محنت شاقہ کر کے صحابہؓ نے خندق کھودی یہ خندق کی کھدائی کا کام کرنے والے اکثر وہی صحابہؓ تھے جو اپنی روز کی کمائی سے پیٹ بھرتے تھے۔ لیکن انہوں نے پیٹ پر پتھر باندھ کر کام کیا بھوک اور فاقہ کشی کی مشقت برداشت کرنا پڑی خود خدا کا رسولؐ صحابہ کے ساتھ مل کر خندق کی کھدائی میں حصہ لیتے اور ان کے ایمانوں میں شگفتگی پیدا کرنے کیلئے بعض اوقات آپؐ اشعار بھی پڑھتے۔ خندق کی کھدائی کے دوران ایک چٹان آگئی جو صحابہؓ سے نہ ٹوٹی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا آپؐ نے کدال ہاتھ میں پکڑی اور ایک ضربِ کاری اس چٹان پر لگائی جس کی رگڑ سے ایک چنگاری پیدا ہوئی جس پر خدا کے رسولؐ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور صحابہؓ نے بھی آپؐ کی اقتدا میں نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ آپؐ نے اس چٹان پر تین ایسی ضربیں لگائیں اور ہر دفعہ یہی تکبیر کہی۔ آپؐ نے صحابہؓ سے پوچھا تم نے تکبیر کیوں کہی انہوں نے جواب دیا اللہ کے رسول کی پیروی میں۔ آپؐ نے فرمایا اس میں شک نہیں کہ ہم کمزور ہیں لیکن میرے طاقتور خدا نے اپنی نصرت کا ہاتھ میری طرف بڑھایا اور عظیم الشان امور غیبیہ سے مجھے آگاہ فرمایا۔ میں نے پہلی تکبیر اس لیے بلند کی کہ اس وقت جو تجلّی مجھ پر ہوئی اس میں مجھے دکھایا گیا کہ کسریٰ کے خزانہ کی کنجیاں مجھے عطا کی گئی ہیں۔ اور دوسری دفعہ جب تجلّی ہوئی حیرہ کے محلات ہمارے قبضہ میں دکھائے گئے اور تیسری دفعہ تجلّی میں یہ بتایا گیا کہ مملکت شام مجھے دی گئی ہے

چنانچہ یہ عظیم الشان پیشگوئیاں جس وقت کی گئیں اس وقت دشمنانِ اسلام نے یہ کہہ کر اس کا مذاق اڑایا تھا کہ خوف کی وجہ سے خندق کھود رہے ہیں اور محلات کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور اپنے ماننے والوں کو باطل وعدے دیئے جا رہے ہیں لیکن نصرت الٰہی سے یہ انقلاب آکر ہی رہا یہ تمام پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ اور جو بشارتیں اس نے اپنے رسولؐ کو کمزور حالات میں دی تھیں اور جن کا پورا ہونا دنیا ناممکن قرار دے رہی تھی اور مذاق اڑا رہی تھی اور فی الواقعہ کیا ایک اُمّی بے زور بے کس جو مکہ کی گلیوں میں تنہا پھرا کرتا تھا کی طاقت میں تھا کہ وہ یہ عظیم انقلاب پیدا کرواتا کہ جو یہ سب کچھ ہوا خدا کی مدد سے ہوا کیونکہ اُس رسولؐ کو جس خدا نے بشارت دے رکھی تھی۔ اس نے پورا کیا اور مدد پہنچائی۔ یہ امداد بتاتی ہے کہ خدا موجود ہے۔

اسی جنگ میں نصرتِ الٰہی کا ایک اور اعجازی کرشمہ ظاہر ہوا حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں بھوک سے نڈھال ہو گیا۔ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تھوڑی دیر کیلئے گھر جانے کی اجازت چاہی۔ آپ گھر آئے اور بیوی سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کی شدت سے تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ کیا ہمارے گھر کھانے کو کچھ ہے انہوں نے کہا ہاں۔ ایک بکری ہے اور کچھ جو کا آٹا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فوراً بکری ذبح کی اور آٹے کو گوندھا اور اپنی بیوی کو پکانے کیلئے دیا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دینے کیلئے روانہ ہو گئے بیوی نے جاتے ہوئے کہا

دیکھو کھانا تھوڑا ہے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت سارے آدمی نہ لانا حضرت جابرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ یا یا رسول اللہ ہمارے پاس کچھ جَو کا آٹا اور کچھ گوشت ہے جو میں پکنے کیلئے بیوی کو دے آیا ہوں حضورؐ اپنے ساتھ کچھ اصحاب کو لے چلیں اور کھانا تناول فرمائیں۔ آپ نے کھانے کی بابت دریافت کیا اور فرمایا ہم سب کیلئے کافی ہو گا۔ اور انصار و مہاجرین کو کہا چلو جابر نے ہماری دعوت کی ہے اس آواز کو سن کر کوئی ایک ہزار آدمی ساتھ جانے کیلئے تیار ہو گئے حضورؐ نے کسی کو نہیں روکا۔ البتہ جابر سے کہا تم گھر جاؤ اور کہو کہ جب تک میں نہ آؤں ہنڈیا چولہے سے نہ اتاری جائے۔ اور نہ روٹیاں پکانی شروع کی جائیں۔ چنانچہ گھر جا کر جابر نے اطلاع دی ان کی بیوی سخت گھبرائیں کہ آدمی زیادہ ہیں کھانا تھوڑا ہے اب کیا ہو گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر کے گھر پہنچ کر ہنڈیا اور آٹے کے برتن پر دعا فرمائی اور فرمایا اب روٹیاں پکاؤ۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ کھانا تقسیم ہونے لگا۔

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس کھانے میں سب لوگ سیر ہو کر اٹھے یہ غیر معمولی برکت جو کھانے میں حاصل ہوئی یہ اس دعا کا ہی نتیجہ تھا جو خدا کے رسولؐ نے اپنے خدا سے مانگی۔ اور اس نے اپنے نبیؐ کی دعا کو سُنا اور برکت نازل فرما کر اپنے رسولؐ کی مدد کی۔

(باقی)

اپنی تجارت کو
"الفضل"
کے ذریعہ ملک کے باشعور طبقہ میں متعارف کروائیں
(مینیجر)

نتیجہ انعامی مقالہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

لجنہ اماء اللہ کے شعبہ تعلیم کے زیر انتظام امسال ایک انعامی مقالہ نویسی کا مقابلہ کروایا گیا تھا۔

اس میں کل ۲۱ طالبات شامل ہوئیں۔ اوّل، دوم اور سوم آنیوالی طالبات کے نام بالترتیب یہ ہیں۔

۱۔ محترمہ ریحانہ شاہین بنت قریشی عبدالغنی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ
۲۔ " سلیمہ قمر صاحبہ بنت چوہدری محمد صدیق صاحب ربوہ
۳۔ " امۃ النور صاحبہ بنت مولوی نور الحق صاحب ربوہ

اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان طالبات کیلئے مبارک کرے۔

(سیکرٹری تعلیم
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

بازیافتہ گرم چادر

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمان خانہ مستورات قیام گاہ نمبر ۲ سے ایک عدد گرم چادر ملی ہے۔

جس بہن کی ہو نشانی بتا کر دفتر لجنہ مرکزیہ سے لے لیں

(آفس سیکرٹری
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے برادر نسبتی رشید احمد خان صاحب ضلع دار ایک سال کے بعد مع بیگم صاحبہ امریکہ سے جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے لاہور پہنچنے سے قبل بیمار ہو گئے۔ اور شریک جلسہ نہیں ہو سکے ان کی اور ان کی بیگم صاحبہ کیلئے جو بدستور لاہور میں علیل ہیں کامل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (سعادت احمد شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور)

۲۔ خاکسار چند سال سے دونوں کانوں سے بہرہ ہو چکا ہے کافی علاج معالجہ کرایا لیکن آرام نہیں آیا ڈاکٹر لاعلاج قرار دے چکے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو معجزانہ طور پر از سر نو قوت سماعت عطا فرمائے۔
(اکرم شاہ۔ ملیر کینٹ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کی مختصر روداد

۲۶ دسمبر ۱۹۸۰ء کا دوسرا اجلاس

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کا دوسرا اجلاس پروگرام کے مطابق نماز جمعہ و نماز عصر کی ادائیگی کے بعد دو بجے بعد دوپہر زیر صدارت محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامڑی نے اور مکرم مبارک احمد صاحب نے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کا منظوم اردو کلام ترنم سے سنایا۔ اس کے بعد مکرم سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ احمدیہ نے "اسلام میں مالی قربانی کا فلسفہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا مالی قربانی کا فلسفہ بیان کرنے سے پہلے ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اس مضمون کی اہمیت کو بیان کر دیا جائے تو اس مضمون کی اہمیت سے تعلق رکھنے والی تین باتیں قابل ذکر ہیں۔

اول:۔ یہ زمانہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق احیائے دین اور عالمگیر غلبۂ اسلام کا زمانہ ہے اور اسلام کا احیاء اور غلبہ ہم سے لاتعداد اور لامتناہی قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے بلکہ جان بھی قربان کرنے سے دریغ نہ کرنے کا متقاضی ہے۔

دوم:۔ آج کے دور میں مال و دولت کی خواہش اور محبت دیوانگی کی حد سے بھی بڑھ گئی ہے اور اس نے انسان کے قلب و ذہن کو اس قدر اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے کہ مال و دولت ہی انسان کا مقصود و مطلوب و معبود بن گیا ہے۔ اس لئے اشد ضرورت ہے کہ مال و دولت کی اصل حقیقت سے پردہ اٹھایا اور انسان کو مال و دولت کی اندھی محبت سے نجات دلائی جائے۔

سوم:۔ اسلام کے نام لیوا خاص طور پر مال کے فتنہ کا شکار ہو چکے ہیں۔ حالانکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے امتیوں کو قبل از وقت انتباہ کر دیا تھا کہ انہیں مال کے فتنہ اور آزمائش سے گزرنا پڑے گا۔

ان تینوں امور سے ظاہر ہے کہ اگر ہم اسلام کے از سر نو احیاء کے متمنی ہیں اور امت مسلمہ کو مال کے فتنہ سے آزاد کرانا چاہتے ہیں تو مال و دولت کی قربانی کے فلسفہ کو پوری طرح سمجھنا اور اپنانا اشد ضروری ہے۔

مکرم مولوی صاحب نے فرمایا گو ہر مذہب کے پیروان چڑھتے ہیں مالی قربانی کا بنیادی دخل رہا ہے۔ اور اسلام نے بھی مالی قربانیوں کا مطالبہ کیا ہے لیکن اسلام اور دوسرے ادیان میں یہ فرق ہے کہ بعض دیگر ادیان نے اپنے پیروؤں کو مالی قربانی کے فلسفہ اور حکمت سے آگاہ نہیں کیا وہاں اسلام کے مطالبہ کے پس منظر میں وسیع حکمت اور گہرا فلسفہ کارفرما ہے۔ اور ان جملہ امور کو جن کا تعلق مالی قربانی کے فلسفہ اور حکمت سے ہے بیان کرنا اس مختصر سے وقت میں مشکل ہے اس لئے میں صرف چند امور کا ہی ذکر کروں گا۔

مکرم مولوی صاحب نے فرمایا:۔

(۱) اسلام میں مالی قربانی کے فلسفہ کا پہلا نکتہ یہ ہے کہ کائنات کی کوئی چیز ایسی نہیں جو انسان کی توجہ اور دلچسپی کا مرکز بنے اور خالق حقیقی کی محبت و معرفت سے محروم کر دے۔ اگر کوئی ایسی چیز یا ہستی دنیا میں پائی جاتی ہے تو اس کو قربان کر دینا ہی مالی قربانی کے فلسفہ کے تقاضا کو پورا کرتا ہے اور زندگی کے اعلیٰ مقام کا موجب بنتا ہے۔

(۲) دوسرا نکتہ یہ ہے کہ مال کو خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق خرچ کیا جائے اور اسی طور پر خرچ کیا جائے کہ اس سے خدا تعالیٰ کی محبت اور قرب نصیب ہو۔ پھر جہاں خرچ کرنے سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا ہے وہاں خرچ نہ کیا جائے۔

(۳) تیسرا نکتہ یہ ہے کہ مال آنی جانی چیز ہے اسے ٹھہراؤ نصیب نہیں اس لئے اسلام میں اسے اسی زاویہ نگاہ سے خرچ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے کہ پہلے اس کے کہ وہ آپ کے ہاتھوں سے نکل جائے آپ خود ہی اسے کسی اعلیٰ مقصد کے لئے خرچ کر دیں۔

(۴) چوتھا نکتہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے مال و دولت کو فتنہ قرار دیا ہے اور مالی قربانی میں انسان کو اسی فتنہ سے محفوظ کر دینے کا فلسفہ کارفرما ہے۔

(۵) پانچواں نکتہ یہ ہے کہ مال کے قربان کرنے سے انسان کی اپنی اور اس کے مال کی تطہیر ہوتی ہے۔

(۶) چھٹا نکتہ یہ ہے کہ اموال کو قربان کر دینے کے نتیجہ میں انسان اسباب پرستی سے بچ جاتا ہے اور مال اور اس کی زندگی کا نصب العین نہیں بنتا۔

(۷) ساتواں نکتہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے نتیجہ میں انسان کے اموال میں کمی نہیں آتی بلکہ ان میں اضافہ اور ترقی ہوتی ہے۔

(۸) آٹھواں نکتہ یہ ہے کہ مال کی قربانی انسان کو حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا مستحق بنا دیتی ہے۔ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ۔

(۹) نواں نکتہ یہ ہے کہ مالی قربانی میں اخوت باہمی ہمدردی اور خیر خواہی باہمی تعاون، ایثار، خدمت خلق اور شفقت علیٰ خلق اللہ کی روح کو مرکزی اور بنیادی حیثیت حاصل ہے

(۱۰) دسواں نکتہ یہ ہے کہ مالی قربانی میں اس امر کو پیش رکھا گیا۔ کہ دولت چند ہاتھوں میں جمع نہ ہو جائے بلکہ وہ زیادہ سے زیادہ گردش میں رہے تاغریبوں کیلئے بیروزگاری اور معیشت کے مواقع پیدا ہوں۔

(۱۱) گیارہواں نکتہ یہ ہے کہ گویا مالی قربانیوں کی غرض غریب پروری ہوتی ہے لیکن اس کا فائدہ خود خرچ کرنے والے کو بھی پہنچتا ہے امراء اگر سوچیں تو در حقیقت وہ اپنے مستقبل کے تحفظ کے لئے قربانیاں دے رہے ہوتے ہیں۔

(۱۲) بارہواں نکتہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے انبیاء اور خلفاء کو لوگوں کے اموال میں ذاتی طور پر ہرگز کوئی دلی رغبت نہیں ہوتی۔ وہ صرف لوگوں کو ثواب اور اجر کا مستحق بناتے اور آسمانی مہمات میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور کرنے کے لئے ان کے اموال کا مطالبہ کرتے ہیں۔

(۱۳) تیرہواں نکتہ یہ ہے کہ انسان اپنی ضروریات اور اخراجات کو کم کرے تا زائد مال اللہ کی راہ میں خرچ کر سکے اور پھر انسان بغیر مطالبہ اور تحریک کے اپنے اموال قربانی کے لئے پیش کرتا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ۔ قُلِ الْعَفْوَ۔

(۱۴) چودہواں نکتہ یہ ہے کہ خدا کی نگاہ میں اموال کی کوئی قیمت نہیں یہ سب چیزیں اس کی مخلوق ہیں۔ ہاں یہ اس کی مہربانی ہے کہ پہلے اس نے انسان کے لئے یہ چیزیں پیدا کیں اور پھر وہی چیزیں اس سے قبول کر کے اسے اجر و ثواب کا مستحق قرار دیدیا۔ (باقی)

سندھ و مہران یونیورسٹی حیدرآباد کے آخری سال کے طلباء اعزاز میں عصرانہ

اس سال سندھ اور مہران یونیورسٹی حیدرآباد سے پانچ احمدی طلباء اپنی تعلیم مکمل کر کے فارغ ہو رہے ہیں ان کے اعزاز میں احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن سندھ و مہران یونیورسٹی نے مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۸۰ء کو احمدیہ مسجد بیت الظفر حیدرآباد میں عصرانہ کا اہتمام کیا۔ جس میں ۱۸۔ احمدی طلباء شامل ہوئے تلاوت جو نظم کے بعد رضوان شرما صاحب نے فارغ ہونے والے طلباء کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ جس کا جواب عبدالقادر صاحب مبشر بھٹی ایم ایس سی کیمسٹری نے دیا۔ اس کے بعد مکرم محمد اشرف صاحب ناظر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد نے طلباء کو اپنی نصائح سے نوازا۔ بالآخر مربی صاحب نے دعا کرائی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کو حضور اقدس کے ارشادات کے مطابق احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(منور احمد بھٹی وائس پریذیڈنٹ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن طالبعلم ایم ایس سی از آلو جی سندھ یونیورسٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس طلبی ٹینڈر

زیر دستخطی کو محکمہ بلڈنگ کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے جنہوں نے اپنی تجدید کی فیس جمع کرا دی ہے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء بعہ ترمیم مجریہ سٹینڈنگ ریٹ کمیٹی تا تاریخ ٹینڈر پر مبنی اور دیگر آئٹم جو کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء میں نہ آتی ہوں۔ شیڈول ریجن آف ریٹ ۱۹۷۴ء کے مطابق ادا کی جائیں گی پر سنٹیج / آئٹم ریٹ سر بمہر بتاریخ نیچے ہر ایک کے آگے دی گئی ہے۔ ایک بجے بعد دوپہر حاضر آمدہ ٹھیکیداران یا ان کے نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ ٹینڈر فارم ٹینڈر وصول کرنے کی تاریخ سے ایک دن پہلے تک جاری کئے جائیں گے۔ ٹھیکیداران کو سربمہر لفافہ الگ الگ ہر کام کے لئے استعمال کرنا ہوگا جس پر ٹھیکیدار کا نام لکھا ہوگا۔ زر بیعانہ کے بغیر ٹینڈر قابل قبول نہ ہوگا۔ زر بیعانہ بصورت چالان خزانہ یا ڈیپازٹ ریٹ کال لازماً ہونا چاہیئے۔

زیر دستخطی بلا اظہار وجوہ کسی یا تمام ٹینڈروں کو مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	میعاد	تاریخ ٹینڈر دینا / وصول کرنا
۱۔	خوشاب میں لائیوسٹاک کے تجرباتی فارم کے قیام کے لئے بیرونی ڈیویلپمنٹ آف واٹر سپلائی سیوریج اور سڑکیں تعمیر کرنا۔	۱،۷۵،۰۰۰/-	۲۱،۵۰۰/-	۹ ماہ	۱۳-۱-۸۱ / ۱۴-۱-۸۱
۲۔	ایگریکلچر سکیموں کی پنجاب میں توسیع کے سلسلے میں فیلڈ اسسٹنٹوں کے لئے دفتر اور رہائش گاہیں تعمیر کرنا۔				
	۱۔ شاہ حسین تحصیل خوشاب	۵۰،۰۰۰/-	۱،۰۰۰/-	۲ ماہ	۱۳-۱-۸۱ / ۱۴-۱-۸۱
	۲۔ ۵۳ ڈی بی " "	۵۰،۰۰۰/-	۱،۰۰۰/-	۲ ماہ	"
	۳۔ ملند یا پیلو ونس "	۵۰،۰۰۰/-	۱،۰۰۰/-	۲ ماہ	"
	۴۔ گوفی والی " "	۵۰،۰۰۰/-	۱،۰۰۰/-	۲ ماہ	"
	۵۔ برانہ کھٹواں " "	۵۰،۰۰۰/-	۱،۰۰۰/-	۲ ماہ	"
	۶۔ نواں سگھوں " "	۵۰،۰۰۰/-	۱،۰۰۰/-	۲ ماہ	"
	۷۔ چاچوکا " (بقایا کام)	۴۰،۰۰۰/-	۸۰۰/-	۲ ماہ	"
۳۔	ایگریکلچرل سکیموں کی پنجاب میں توسیع کے سلسلے میں ایگریکلچر آفیسرز اور فیلڈ اسسٹنٹوں کیلئے دفتر اور رہائش گاہیں تعمیر کرنا۔				
	۱۔ نوشہرہ	۱،۴۰،۰۰۰/-	۲،۸۰۰/-	۴ ماہ	"
۴۔	تعمیر عمارت برائے چوکیدار، دفتر، رہائش گاہ، گودام				
	خوشاب	۷۲،۰۰۰/-	۱،۴۵۰/-	۲ ماہ	"

خالد محمود
ایگزیکٹو انجینئر سرگودھا
سیکنڈ پراونشل بلڈنگ ڈویژن

P.L 27

ص نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور لواحقین کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ہمشیرہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے اور نیز مرحومہ کو بہشت میں اعلیٰ درجات عطا فرماوے اور ہم کو صبر کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (محمد نصیب عارف آرڈیننس آفیسر ریٹائرڈ راولپنڈی)

محترم ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری کا خصوصی انعام

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب مشنری انچارج برطانیہ)

مجھے محترم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری جو مکرم و محترم میجر منظور الحسن صاحب ایم اے کے قابل قدر اور قابل فخر فرزند ہیں۔ گذشتہ دو سال کا عرصہ طبی مہارت میں مزید کامیاب ریسرچ کرنے کے بعد گذشتہ دنوں مع اپنی بیگم صاحبہ اور بچوں کے پاکستان روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کا سفر و حضر میں ہمیشہ حافظ و ناصر ہو۔

محترم ڈاکٹر نوری صاحب اگرچہ اپنی عمر کے لحاظ سے ابھی جوانی کے عالم میں ہیں۔ لیکن اپنی طبی مہارت اور پیشہ میں بڑے بڑے تجربہ کار ماہر ڈاکٹروں کے ہم پلہ ہیں اور بنی نوع انسان کے بے حد ہمدرد اور مخلوق خدا کی حتی المقدور خدمت کرنے اور دینی اور مذہبی اقدار کے بہت عمدہ نمونہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کی صحت و عمر میں برکت دے اور انہیں دست شفاء ہمیشہ نصیب رہے۔

محترم ڈاکٹر نوری صاحب نے دسمبر ۱۹۷۰ میں اول پوزیشن میکر ڈاکٹری کا امتحان کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے پاس کیا اگرچہ زندگی وقف کی تھی لیکن سیدنا حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فرما کر کہ ملک کی خدمت بھی ضروری ہے آپ نے حکومت کی درخواست پر فوج میں ملازمت شروع کی اور بہت کامیابی اور نیک نامی کے ساتھ اپنی ماہرانہ خدمت سے ملک اور فوج کی خدمت کرتے رہے۔ اس دوران آپ نے پاکستان کی اعلیٰ طبی ڈگری F.C.P.S خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلی پوزیشن میں پاس کی بعد ازاں حکومت کی طرف سے آپکو برطانیہ میں مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے اور امراض دل میں مہارت کیلئے دو سال کیلئے بھجوایا گیا۔

لندن میں محترم ڈاکٹر صاحب نے یہ عرصہ بہت محنت اور لگن سے اپنی اعلیٰ تعلیم کے حصول اور مہارت پیدا کرنے کیلئے صرف کیا آپ نے یہ عرصہ لندن میں امراض دل کے دنیا کے بہترین مرکز CARDIAC DEPARTMENT ST. THOMAS HOSPITAL LONDON میں پروفیسر مائیکل ویب پیپلو PROF. MICHAEL WEBB-PEPLOE کے ساتھ کام شروع کیا ڈاکٹر صاحب موصوف نے پہلے لندن سے MRCP میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور پھر خصوصی طور پر امراض دل کے سلسلہ میں کام شروع کیا۔ اور اس میدان میں پوری لگن سے محنت کرتے رہے بعد اس کے ساتھ ہی آپ نے CARDIAC RESERCH بھی شروع کی جس میں بفضل خدا آپ نے "ڈاکٹر آف میڈیسن" بھی مکمل کی۔ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۸۰ء کو WEMBLEY - CONFERENCE CENTRE میں ماہرین امراض دل کے سامنے دو ریسرچ پیپر پڑھے ایک دن پہلے دعا کا پیغام بھی ڈاکٹر صاحب نے بھجوایا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی درخواست کرتے رہے۔ اس کانفرنس میں برطانیہ اور یورپ کے دوسرے ملکوں کے ماہرین امراض دل شامل تھے۔ ان سب ماہرین نے آپکے ہر دو مقالوں کو بہت سراہا اور اس کے عوض ایک خصوصی انعام YOUNG SCIENTIST OF THE YEAR. کا آپکو مستحق گردانا گیا

اللہ تعالیٰ یہ خصوصی انعام اور یہ اعلیٰ اعزاز آپ کو بہت بہت مبارک کرے آمین احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نوجوان بزرگ اور ہمدرد خلق ماہر امراض دل ڈاکٹر کو اب جبکہ وہ پاکستان واپس تشریف لے گئے ہیں خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ڈاکٹر صاحب CRADIAC INSTITUTE راولپنڈی میں کام شروع کریں گے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان کا ہر طرح سے حامی و ناصر ہو اور انہیں اسلام و احمدیت اور مخلوق خدا کی زیادہ سے زیادہ بابرکت خدمت کی توفیق نصیب ہو۔ آمین۔

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ زکیہ بیگم گذشتہ ایک ماہ سے بخار کے عارضہ میں بیمار چلی آ رہی ہے اس دفعہ جلسہ سالانہ میں شمولیت سے بھی محروم رہی نیز انکی والدہ عائشہ بی بی زوجہ بشیر احمد صاحب بھٹی بھی قضاء الٰہی سے فوت ہو گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۲۳ دسمبر کو لاش ربوہ لائی گئی اور موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں اگلے روز تدفین ہوئی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے

کیا آپ چندہ عام - حصہ آمد - چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟ (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے اعلیٰ خاندار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۳۳)

مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب۔	پشاور	۱۰ —
" رانا مبارک احمد صاحب۔	"	۳۰ —
محترمہ والدہ ملک عبدالشکور صاحب۔	"	۵۰ —
مکرم نیاز قطب احمد صاحب بٹ۔	"	۳۰ —
محترمہ والدہ عبدالباسط صاحب واسطی۔	"	۱۵ —
مکرم عبدالباسط صاحب واسطی۔	"	۱۵ —
مکرمہ اہلیہ محمود احمد صاحب سرور گنج۔	"	۱۰ —
مکرم مرزا انعام الحق صاحب۔	"	۱۰ —
" میجر خلیفہ عبدالحفیظ صاحب۔	"	۵۸ —
مکرمہ شمیم حمید صاحبہ۔	"	۲۰ —
مکرم محمود احمد صاحب۔	"	۲۰ —
مکرمہ بیگم عبداللہ خان صاحب۔	"	۹۵ —
مکرم حامد احمد صاحب گلبرگ	"	۱۰ —
مکرمہ ثمینہ ماجد صاحبہ۔	"	۱۰ —
مکرم مرزا آفتاب احمد صاحب۔	"	۵۰ —
مکرمہ بیگم خواجہ ڈاکٹر محمود احمد صاحب۔	"	۲۰ —
" مریم خواجہ بنت خواجہ محمود احمد صاحب۔	"	۲۰ —
مکرم صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب۔	"	۱۰ —
مکرمہ ظفر اللہ خان صاحب	"	۲۰ —
متفرق حضرات	"	۵۰ —
مکرمہ بیگم صاحبہ محمد بخش صاحب جاوید۔	"	۱۰ —
" " ظفر اللہ خان صاحب۔	"	۱۰۰ —
مکرم وقار احمد صاحب۔	"	۱۵ —
" محمد رشید صاحب۔	"	۳۵ —
مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ	"	۱۰ —
مکرم ماجد احمد صاحب ابن ناصر احمد صاحب۔	"	۱۰ —
" سید منصور احمد صاحب زیدی۔	"	۲۵ —
" ملک عبدالشکور صاحب ونگ کمانڈر۔	"	۱۰ —
" مزمل قطب بٹ صاحب۔	"	۱۰ —
" ندیم شہزاد بٹ صاحب۔	"	۱۰ —
مکرمہ مسرت بٹ صاحبہ۔	"	۱۰ —
" فرحت بٹ صاحبہ۔	"	۱۰ —
مکرم چوہدری لطف الرحمٰن صاحب۔		۱۰ —
مکرمہ بیگم " " " "		۱۰ —
" " خلیل احمد صاحب۔		۱۵۰ —
مکرم محمود احمد صاحب مرحوم۔		۲۰ —
مکرمہ والدہ محمود احمد صاحب۔		۲۰ —
مکرم سید آفتاب حسین صاحب زیدی۔	"	۱۰ —
مکرمہ صفیہ ناظر صاحبہ۔	"	۲۰ —
مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب۔	"	۱۰ —
" ڈاکٹر داؤد احمد صاحب۔	"	۲۰ —

(باقی)

ضلع جھنگ میں سابق فوجیوں کا اجلاس عام

۳۰ دسمبر ۱۹۸۰ء کو ساڑھے گیارہ بجے بعد دوپہر جناح ہال ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ میں جناب شہزاد حسن پرویز ڈپٹی کمشنر و صدر ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ ضلع جھنگ کی صدارت میں ضلع کے سابق فوجیوں کا ایک اجلاس عام منعقد ہوا جس میں ضلع بھر کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں سال بھر میں سابق فوجیوں کی فلاح و بہبود کے لئے کی گئی کوششوں کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ کے لئے کام کو تیز تر کرنے کے لئے مختلف تجاویز پر غور کیا گیا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم محمد امیر صاحب سیکرٹری ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ ضلع جھنگ نے اپنی سالانہ رپورٹ کارگذاری سنائی جس میں سال ۱۹۸۰ء کے دوران بورڈ کی طرف سے سابق فوجیوں کی فلاح و بہبود کے لئے کی گئی کوششوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے ان کاموں کا بھی تذکرہ فرمایا جو بورڈ کی طرف سے عام شہریوں کی فلاح و بہبود کے لئے کئے گئے۔ اور بعض نئی تجاویز بھی پیش کیں جن کے متعلق جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے موقع پر ہی متعلقہ محکموں کے سربراہوں کو ہدایات جاری کیں جو اجلاس میں حاضر تھے۔

رپورٹ کارگذاری کے بعد محترم ڈپٹی کمشنر صاحب نے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ بنیادی طور پر ایک رفاہی ادارہ ہے۔ فوجی حضرات جب ملازمت چھوڑ کر آتے ہیں تو انہیں بحالی کے سلسلہ میں کئی دقتیں پیش آتی ہیں۔ کہیں پنشن کے جھگڑے ہوتے ہیں۔ کہیں ملازمت کے حصول میں دقتیں پیش آتی ہیں۔ کہیں بچوں کی تعلیم میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ آپ کو یہ دشواریاں بورڈ کے سامنے پیش کرنی چاہئیں۔ جو ان کے حل میں آپ کو مدد دے گا۔ موجودہ سیکرٹری آرمڈ سروسز جتنا تیز بولتے ہیں اتنا تیز کام بھی کرتے ہیں۔ گذشتہ تین سالوں میں ضلعی بورڈ کی طرف سے جو نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ ہوا اس کا زیادہ تر کریڈٹ انہی کو جاتا ہے جو مراعات سابق فوجیوں کو گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے دی گئی ہیں انہیں متعلقہ محکموں سے حاصل کرنے میں وہ بہت فعال ہیں پھر بھی اگر کہیں کوتاہی ہو جائے تو آپ مجھے بتائیں آپ کی مشکل حل کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔

محترم ڈپٹی کمشنر نے بتایا کہ ہر علاقہ کی ضروریات ہیں۔ مسائل ہیں مشکلات ہیں لیکن مجموعی طور پر ہماری قوم کے پاس اتنے وسائل نہیں کہ ان کو پوری طرح حل کر دیا جائے۔ آپ ایک شہری کی حیثیت سے علاقہ کی ضرورتوں کے سلسلہ میں تجاویز پیش کریں۔ ہم ان کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن چونکہ ان کا تعلق کئی اداروں سے ہوتا ہے اس لئے اگر عمل کی رفتار سست ہو تو آپ گھبرائیں نہیں۔ بے اطمینانی کا اظہار نہ کریں۔ ہاں رفتار غیر معمولی سست ہو تو آپ دوبارہ سہ بارہ توجہ دلائیں۔

جھنگ میں فوجی ریسٹ ہاؤس کی تعمیر کے سلسلہ میں فرمایا ہم نے ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار روپیہ مختلف ذرائع اور صنعتی اداروں سے عطیات کی صورت میں جمع کیا ہے لیکن یہ رقم ہماری ضرورت کو پورا نہیں کرتی ہم مزید کوشش کریں گے لیکن آپ بھی اس میں پوری کوشش سے حصہ لیں۔ اپنے علاقہ میں مخیر دوستوں کو اس تحریک میں حصہ لینے کی تحریک کریں یہ عمارت قوم و ملک کی خاطر زندگیاں وقف کرنے والوں کے لئے بنائی جا رہی ہے اس لئے یہ کار خیر ہے فوجی ریسٹ ہاؤس کی تعمیر کا مرحلہ طے ہو جائے تو پھر ہم ضلعی ہیڈ کوارٹر میں سابق فوجیوں کے مفت علاج کے لئے ڈسپنسری قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔

اجلاس کے اختتام پر محترم سیکرٹری صاحب ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ کی طرف سے تمام نمائندگان کی چائے اور بسکٹوں سے تواضع کی گئی۔

(نامہ نگار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

وہ کسی کو اعلیٰ ذہن دے۔ اور اس کو اعلیٰ ذہن دینے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ حضور نے فرمایا کہ اسی لئے میں یہ امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ دس سال میں سو جینئیس ذہن جماعت کو عطا کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس بات کے پیش نظر ایک تو بچوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اوقات اور صلاحیتیں ضائع نہ کریں۔ اور دوسرے ان کے والدین اور سرپرستوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کی صحیح تربیت کریں۔ کیونکہ ذہنی آوارگی ذہنی صلاحیتوں کو مجروح کرتی ہے۔ اور دوسرے اساتذہ کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنی اولادوں کی صحت کا خیال رکھیں۔

حضور نے ذہنی صلاحیت کے بارے میں فرمایا کہ پچھلے زمانہ میں تو اس کام کے لئے اخروٹ اور بادام کافی سمجھے جاتے تھے۔ مگر نئے زمانے میں سویابین دریافت ہوئی ہے۔ جو کہ تمام دالوں میں اس مقصد کے لئے بہترین ہے حضور نے سویابین کے اجزاء کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس میں لحمیات لیتھین پروٹین بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ عام دالوں کی طرح ایسڈ نہیں۔ بلکہ الکلائین ہوتی ہے۔ اس میں چکنائی بہت ہے۔ اور اس چکنائی میں ایک جزو لیسی تھین ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق لیسی تھین دماغی طاقت کے لئے بہت مؤثر اور مفید ہے۔ اور یہ سب سے زیادہ سویابین میں ہوتا ہے۔ حال میں جو تجربات کئے گئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ سویا لیسی تھین ذہن اور حافظہ کو بہت تیز کرتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ تجربہ کیا گیا ہے کہ جو چیز عام حالات میں سو منٹ میں یاد ہو جاتی ہے۔ سویا لیسی تھین کے استعمال سے وہ ساٹھ منٹ میں یاد ہو جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چالیس فیصد ذہن کی بچت ہو جاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ چالیس فیصد زیادہ مواد ذہن میں محفوظ ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ اور اسے کامیاب پایا ہے۔

حضور نے ایک ذہین اور روشن دماغ احمدی ریسرچ سکالر کا ذکر کیا جو پچھلے دنوں لنڈن میں دل کے امراض کی تحقیقات میں مشغول تھے۔ حضور نے فرمایا کہ جب میں نے جماعت کو سویا لیسی تھین استعمال کرنے کی تحریک شروع کی تو انہوں نے بھی اس کا استعمال شروع کیا۔ جس سے ان کو بہت فائدہ ہوا اور جب انہوں نے اپنا ریسرچ پیپر پڑھا۔ تو ان کو بہترین ریسرچ سکالر کا اعزاز دیا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بھی اللہ کی عطا ہے کہ ایک اور بچہ ہمارا ٹائپ پر آ گیا۔ اور دنیا کی نگاہوں میں آ گیا۔

حضور نے فرمایا کہ جو اچھے طالب علم ہیں جینئیس ہیں ان کو ہم نے ہر قیمت پر سنبھالنا ہے۔ اور ہر خرچ جو اس کی قابلیت مانگتی ہے وہ اس کے لئے مہیا کرنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ جماعت کی انتہائی ناشکری ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سنتے ہوئے اسے انتہائی قابل بچے دے اور وہ اسے سنبھال نہ سکے۔ اس سے بڑی نالائقی گناہ اور ناشکری اور کوئی نہ ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ پھر اس کے بعد جو ذرا کم نمبر لینے والے ہیں۔ ان کو بھی پانچویں جماعت سے پکڑا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اس مقصد کے لئے جماعت میں ریکارڈ تیار کیا جا رہا ہے مگر ابھی تک پورا ریکارڈ نہیں بنا ابھی ایک ایسا حصہ طلباء کا ایسا ہے جس کی صلاحیت اور تعلیم کی ہمیں اطلاع نہیں ان کے نام رجسٹروں پر ابھی نہیں چڑھائے گئے حضور نے انکشاف فرمایا کہ ۴۵/۵۰ ہزار نام بچوں کے آ گئے ہیں۔ لیکن میرا اندازہ ہے کہ ایک لاکھ نام ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے قریباً ۵۰ فیصدی بچے ابھی رہتے ہیں۔ جن کے نام رجسٹروں پر نہیں چڑھے حضور نے ان کے والدین کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ان کے ماں باپ کا کام ہے کہ وہ ان کے ناموں کی اطلاع بھجوائیں۔ حضور نے اس منصوبے کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ رجسٹروں سے یہ نام کارڈ سسٹم پر چڑھائے جائیں گے۔ اور وہاں سے پھر کمپیوٹر پر منتقل کئے جائیں گے۔ کمپیوٹر کا یہ فائدہ ہے کہ وقت ضائع کئے بغیر مطلوبہ کوائف سامنے آ جاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب میں نے انعامی تمغے دینے کا اعلان کیا تو ہمارے ایک ناظر صاحب نے کہا کہ اگر سو بچے اول دوم آ جائیں تو اس طرح ہمیں ۱۰۰ تمغے دینے پڑیں گے۔ اور ڈھائی لاکھ روپیہ اٹھ جائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے انہیں کہا کہ جو خدا ہمیں ۱۰۰ ذہین بچے دے گا وہ ڈھائی لاکھ روپیہ بھی دے دے گا۔ اس لئے مجھے فکر نہیں ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر غریب خاندان میں کوئی ذہین بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اس پر ہمیں خرچ کرنا چاہیئے۔ صرف اس وجہ سے کہ اس کے والدین غریب ہیں۔ اس کو اس کے حقوق سے محروم نہیں کیا جا سکتا لیکن ضروری بات یہ ہے کہ استحقاق ہونا چاہیئے۔ بعض اوقات ساتویں آٹھویں جماعت کے لڑکے کے والدین کی طرف سے خط آ جاتا ہے کہ اس کا ۴۰۰ روپیہ وظیفہ مقرر کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اس پر شاید کسی کو غصہ آتا ہو۔ مجھے تو نہیں آتا۔ میں تو مسکرایا کرتا ہوں کہ والدین کو یہ تو فکر نہیں کہ سب سے آگے نکلنا ہے۔ فکر بچے کے لئے چار سو روپے وظیفہ مقرر کرانے کی ہے۔ بچے کو والدین کی زندگی کا معیار بلند کرنے کا ذریعہ بنانے کی اجازت تو نہیں دی جا سکتی۔ حضور نے فرمایا کہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ سب کا معیار زندگی بلند ہو۔ میں تو یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے بچے چھوڑ ان لوگوں کے بچوں کو بھی پڑھا سکیں۔ جو ابھی احمدی نہیں ہوئے لیکن والدین بلا استحقاق بڑے بڑے وظیفوں کا مطالبہ کر کے اپنے بچوں کو اپنا معیار زندگی اونچا کرنے کا ذریعہ نہ بنائیں۔

(باقی)

امتحان کمیشن صدر انجمن احمدیہ ۱۹۸۱ء برائے محررین

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ اوّل و دوم (محررین) کی ضرورت ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں۔ جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔ تعلیمی قابلیت علی الترتیب کم از کم میٹرک اور بی اے (تمام مضامین) ہونی چاہیئے۔ ایسی درخواستیں ۱۰/۱/۸۱ تک ناظر دیوان صدر کمیشن کو موصول ہو جانی چاہئیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

۱۔ نام امیدوار معہ ولدیت و مکمل پتہ
۲۔ تاریخ پیدائش
۳۔ تعلیمی قابلیت معہ فوٹو سٹیٹ کاپی سند میٹرک
۴۔ سابقہ تجربہ
۵۔ صحت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ
۶۔ چال چلن۔ نیز دینی حالت کے متعلق امیر/پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق
۷۔ شعائر اسلامی کے پابند ہوں۔
۸۔ دینی معلومات رکھتے ہوں۔ نصاب پہلے بھی شائع کر دیا گیا ہے۔ پھر شائع کیا جا رہا ہے۔

امیدواران کو تحریری امتحان دینا ہوگا۔ اور انٹرویو بھی ہوگا۔ امتحان میٹرک سٹینڈرڈ کے مطابق ہوگا۔ جگہ نکلنے پر تقرری کی صورت میں گریجوایٹ امیدوار کو ۲۳۰-۱۲-۲۹۰/۱۵-۴۷۰ کا گریڈ ملے گا۔ میٹرک امیدوار کا گریڈ ۲۰۰-۱۰-۲۵۰-۱۲-۳۹۴ ہوگا اور اس کے علاوہ ۳۵ روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس اور گندم اور امداد موسم سرما اور علاج کی سہولتیں ان کے علاوہ ہیں۔

دفاتر دیوان و صدر کمیشن امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ

احیائے اسلام کی عالمگیر مہم
تصویری کارڈ
عبدالمالک ۱۵/۸ علامہ اقبال روڈ لاہور
ربوہ کے ہومیو میلو سے طلب فرمائیے

درخواست دعا۔ میری اہلیہ کو ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف ہے اور فیصل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(نور الدین خوشنویس ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷